

## ٹھکر: اسباب اور سدباب

ٹھکر ہمارے معاشرے میں بطور لفظ بھی اور بطور روش بھی ایک عام فہم موضوع ہے۔ یہ ایک ایسا رویہ ہے جس کی مثالیں ہمیں روزمرہ زندگی میں عموماً نظر آتی ہیں۔ صنف مخالف کو دیکھ دیکھ کر اس سے شہوانی لذت کا حصول ٹھکر کہلاتا ہے۔ اردو میں ہم اسے ایک غیر مناسب شہوانی اشتہا کہہ سکتے ہیں، غیر مناسب اس لیے کہ اس میں فریق دوم، یعنی کہ جس کو دیکھ دیکھ کر خود کو شہوانی تسکین پہنچائی جاتی ہو، اکثر غیر مطمئن اور پریشان ہوتا ہے اور اس کے لیے یہ فعل ناپسندیدہ ہوتا ہے۔ یہ روش شادی شدہ اور غیر شادی شدہ مردوں اور عورتوں دونوں میں پائی جاتی ہے، تاہم مردوں سے اس روش کے زیادہ مظاہر ظہور پرزیر ہوتے ہیں اور مردوں کی ٹھکر کو آسانی سے بھانپا جاسکتا ہے۔

ٹھکر کے نفسیاتی تجزیہ سے یہ حقیقت کھلتی ہے کہ یہ رویہ ادھوری رہ جانے والی شہوانی خواہشات کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ شہوانی تسکین ہر انسان کی بنیادی جبلتی ضرورت ہے۔ بعض سائنسی تحقیقات نے تو یہاں تک بتایا ہے کہ انسان پیدائش سے پہلے ماں کے پیٹ میں بھی اپنی شہوانی خواہشات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ پیدائش کے فوراً بعد سے لے کر مرتے دم تک یہ خواہشات انسان کی زندگی کا ایک لازمی عنصر ہوتی ہیں۔ زیادہ تر سائنسی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ مردوں میں شہوانی خواہشات عورتوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہیں، تاہم کچھ ایسی تحقیقات بھی ہیں جو اس سلسلے میں مردوں اور عورتوں دونوں کو ایک سا سمجھتی ہیں۔ بلوغت کے بعد شہوانی خواہشات کی تکمیل اور بھی ضروری ہو جاتی ہے۔ انسان کی جوانی کے ابتدائی سال یعنی تیرہ سے اٹھارہ برس کی عمر شہوانی خواہشات سے بھرپور ہوتی ہے۔ اس عمر کے خاتمے پر انسان اپنی پیشہ ورانہ سماجی اور گھریلو زندگی میں مصروف ہو جاتا ہے اور مردوں میں دوبارہ چالیس سے پچاس سال کا درمیانی عرصہ اور خواتین میں تیس سے چالیس سال تک کا درمیانی عرصہ

شہوانی خواہشات میں پھر سے اضافہ کرتا ہے کیونکہ ان ادوار میں وہ اپنی زندگی کے باقی فرائض سے کسی حد تک عہدہ براہو چکے ہوتے ہیں۔ شہوانی خواہشات کا ہونا، کسی بھی حوالے سے بری بات نہیں۔ مذہب، قانون، سماج، نفسیات، سائنس، فلسفہ، سب ان خواہشات کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہیں۔ بری بات یہ ہے کہ انسان کی شہوانی خواہشات حد سے بڑھ جائیں {یا بہت ہی کم ہو جائیں}۔ اور دوسری بری بات یہ ہے کہ انسان اپنی شہوانی خواہشات کی تسکین کے لیے ایسے راستے تلاش کرے جن سے دوسروں کو تکلیف پہنچتی ہو۔ ٹھہرک ایک بری بات اس لیے ہے کہ اس میں شہوانی خواہشات حد سے تجاوز کر جاتی ہیں اور ان کی تسکین کے طریقے دوسروں کے لیے نفسیاتی الجھن اور تکلیف کا باعث ہوتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں بھی اسے برا ہی سمجھا جاتا ہے مگر برا سمجھنے کے باوجود لوگ اس عادت میں مبتلا رہتے ہیں۔ اس بری عادت کی وجوہات جان لینے کے بعد اس عادت کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

جدید نفسیات کی روشنی میں انسان کی شہوانی خواہش کی تسکین چار مرحلوں میں مکمل ہوتی ہے۔ پہلا مرحلہ انسانی شعور میں شہوانی خواہش کی بیداری سے شروع ہوتا ہے۔ احساس کی اس بیداری کا کوئی نہ کوئی خارجی سبب بھی ضرور ہوتا ہے مثلاً انسان کسی صنف مخالف کو دیکھتا ہے جو اسے شہوانی رغبت دلاتا ہے یا انسان کسی ایسی شے کو دیکھتا ہے جو اس میں شہوانی تحریک پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے۔ انسان اپنی شہوانی خواہش کو محسوس کرتا ہے اور اس کی تسکین کے لیے کوئی راستہ تلاش کرتا ہے۔ یہ تلاش مزہ دار ثابت ہوتی ہے اور انسان اس کیفیت سے مزہ حاصل کرتا ہے۔ اسی مرحلے میں انسان میں بہت سی جسمانی تبدیلیاں بھی واقع ہو رہی ہوتی ہیں جیسا کہ فشار خون کا بڑھنا، دل کی دھڑکن کا تیز ہو جانا، سانسوں کا تیز تیز چلنا، اور اعضاء مخصوصہ میں ہلچل پیدا ہونا وغیرہ۔ اس کے ساتھ ساتھ بہت سی نفسیاتی تبدیلیاں بھی انسان میں واقع ہوتی ہیں جیسا کہ ایک خاص کسک، تڑپ اور بے چینی۔ شہوانی خواہش کی تکمیل کے دوسرے مرحلے میں انسان کی یہ خواہش بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور وہ خود کو جنسی عمل میں داخل کر دیتا ہے۔ یہ عمل اکیلے بھی عمل

میں آسکتا ہے اور کسی کی شرکت میں بھی۔ دونوں صورتوں میں انسان اپنی شہوانی خواہش کی تکمیل کے لیے جسمانی احساس اور مزے کا سہارا لیتا ہے۔ اس مرحلے میں ہونے والی جسمانی اور نفسیاتی تبدیلیوں کی شدت پہلے مرحلے سے زیادہ ہوتی ہے۔ شہوانی خواہش کی تکمیل کے تیسرے مرحلے میں انسان انزال پزیر ہوتا ہے یعنی اس کے جسم سے رطوبت خارج ہو جاتی ہے جس سے اسے تسکین ملتی ہے۔ چوتھے اور آخری مرحلے میں انسانی جسم اور ذہن واپس اپنے معمول پر آ جاتے ہیں اور جو جسمانی اور ذہنی تبدیلیاں واقع ہوئی تھیں وہ معدوم ہو جاتی ہیں۔

مندرجہ بالا مراحل انسان کی شہوانی تسکین کے لیے فطری ہیں۔ ان میں کسی طرح کی رکاوٹ یا ان چاروں مراحل کا پورا نہ ہونا انسان میں بہت سی جسمانی اور نفسیاتی بیماریوں کو جنم دیتا ہے۔ ٹھکرک میں مبتلا افراد کو یہ بات سمجھنی چاہیے کہ ان کی شہوانی خواہشات کی تسکین پہلے مرحلے سے آگے نہیں بڑھ پاتی اور اگر وہ شادی شدہ ہیں تو ان کی شہوانی خواہش کی تسکین کا دوسرا اور تیسرا مرحلہ کسی ایسے مناسب طریقے سے ادا نہیں ہو پاتا جس کے نتیجے میں انھیں مکمل شہوانی تسکین میسر آسکے۔ سائنسی تحقیقات اس بات پر گواہ ہیں کہ اکثر شادی شدہ افراد اگرچہ کہ جنسی عمل میں خود کو مصروف تو رکھتے ہیں مگر اس کے باوجود انھیں اور خصوصاً خواتین کو وہ جنسی اور شہوانی تسکین نہیں مل پاتی جو انھیں مکمل طور پر مطمئن کر سکے۔ ہر دو صورتوں میں انھیں کسی مستند نفسیاتی معالج سے رجوع کرنا چاہیے۔

ٹھکرک کی مندرجہ بالا انفرادی وجوہات کے ساتھ ساتھ اس کی معاشرتی وجوہات کو جاننا بھی انتہائی ضروری ہے۔ مشاہدے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہمارے معاشرے میں شہوانی خواہشات کو تحریک دینے والی بہت سی اشیاء آسانی سے میسر ہیں۔ ان میں مردوں اور عورتوں دونوں کا لباس اور ان کی ایک دوسرے سے بے تکلفی، رسائل ڈراموں فلموں اور گانوں میں موجود شہوانی تحریک، اور

انٹرنیٹ کا غیر مناسب استعمال وغیرہ شامل ہیں۔ مشاہدہ ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی کرنے کی عمر میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس وقت لڑکی کی شادی کی اوسط عمر 29 سال جبکہ لڑکے کی شادی کی اوسط عمر 35 سال ہے۔ یہ اندازہ صرف شہری آبادی کے لیے مختلف نکاح خوانوں اور رشتے کروانے والی خواتین کی مدد سے لگایا گیا ہے۔ شادی کرنا ایک انتہائی مشکل کام بن چکا ہے۔ مہنگائی اور شادی پر ہونے والے غیر مناسب اخراجات شادی کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ شادی شدہ افراد زیادہ تر اپنے خاندان کے دوسرے افراد کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتے ہیں لہذا بہت سی سماجی اور ثقافتی وجوہات کے باعث ان کی شہوانی خواہشات بھرپور طریقے سے پوری نہیں ہو پاتیں۔

مندرجہ بالا حقائق سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ٹھہرک کی عادت میں مبتلا غیر شادی شدہ خواتین و حضرات کو چاہیے کہ ان تمام اشیاء، افراد اور مواقع سے پرہیز کریں جن سے ان کی شہوانی خواہشات کو تحریک مل سکتی ہے۔ مزید برآں جلد از جلد شادی کی کوشش کریں۔ ٹھہرک میں مبتلا شادی شدہ افراد کو چاہیے کہ اپنے شریک حیات سے اپنے جنسی، جذباتی، نفسیاتی اور شہوانی تعلقات کی از سر نو تجدید کریں اور ان میں استحکام اور اطمینان لائیں۔ اسی سلسلے میں میرے دیگر مضامین مثلاً "شادی ایک نفسیاتی بندھن"، "شادی شدہ افراد کی شہوانی عدم تسکین، بے وفائی اور ناجائز تعلقات کی وجوہات اور تدارک" اور "بریک اپ" وغیرہ کا مطالعہ بھی فائدہ مند ہے۔